تصنیف: سرسیّد احمد خاں
ترتیب و تحشیہ: ابو سلمان شاہجہانپوری

۳

تذکرہ خانوادۂ ولی اللّٰہی

صاحبزادگان حضرت شاہ ولی اللہؒ

(۲۰) جناب مولانا شاہ رفیع الدین علیہ الرحمۃ والغفران

مولی الکرام، مخدوم الانام، عالم با عمل، فاضل اجل، اُسوۂ افاضلِ عرب وعجم، زبدۂ اربابِ ہمم، سند اکابر روزگار، فخرِ کملائے شہر و دیار، محی الشرع والسنۃ، ماحیٔ ہوای و بدعۃ، مؤسسِ اساسِ دین مبین، ہادینا ومولانا حضرت شاہ رفیع الدین قدس سرہ العزیز۔ یہ حضرت خلف الصدق حضرت شاہ ولی اللہ غفر اللہ لہٗ کے اور چھوٹے بھائی مولانا مخدومنا حضرت عبدالعزیز دہلوی کے تحصیلِ علوم عموماً اور سند حدیث نبوی کی خصوصاً اپنے والد ماجد کی خدمت میں لی۔ علوم و فنون میں مستند الیہ ارباب استعداد تھے۔ چونکہ مولانا شاہ عبدالعزیز مرحوم و مغفور بسبب کبرِسن اور ضعفِ مزاج و کثرتِ امراض دماغ تعلیم تدریس طلباء نہ رکھتے تھے، سلسلہ تدریس کا حضرت کی ذات بابرکات سے جاری تھا۔

مولانا شاہ رفیع الدینؒ

شاہ رفیع الدینؒ حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کے چھوٹے بھائی اور حضرت شاہ ولی اللہؒ کے

فضلائے نامی ہر دیار کے کہ ارباب کمال سے منشور یکتائی حاصل کر چکے تھے جب آپ کی خدمت میں پہنچے اپنے تئیں طفل ابجد خواں اور مبتدی سمجھ کر ابتدا سے انتہا تک پھر تحصیل علم پر کمر باندھی۔ اسی واسطے دیار ہندوستان کے جمیع فضلائے نامی انھیں حضرت فیض موہبت کے مستفیضوں میں سے ہیں۔ ہر فن کے ساتھ اس طرح کی مناسبت تھی کہ ایک وقت میں فنونِ متباینہ اور علوم مختلفہ درس فرماتے تھے۔ جب ایک تعلیم سے دوسرے کی تعلیم کی طرف متوجہ ہوتے حضارِ خدمت کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا اسی فن میں جامہ یکتائی ان کے قامت استعداد پر قطع ہوا ہے۔ باوجود ان کمالات کے افاضۂ فیض باطن کا یہ حال تھا کہ جنید بغدادیؒ اور حسن بصریؒ ان کے وقت میں ہوتے تو بے شک و ریب اس فن میں اپنے تئیں کمترین مستفیدان تصور کرتے اور سخا و کرم کا یہ حال تھا کہ زرد رو اور گل درمو کو گلدستہ میں محبوس مشاہدہ کرنا سخت ناگوار ہوتا تھا، الغرض ایک نسخہ تھے صورت بشر میں۔ کوئی زبدۂ کملائے دہر کے اوصاف میں کہاں تک زبانِ قلم کو فرسودہ کرے کہ اگر بالفرض ایک حرف اس دفتر سے لکھا جاوے ایک کتب خانہ تیار ہو سکتا ہے۔ حضرت کے نظم و نثر زبان عربی میں بہت ہیں، مگر چند اشعار پر قناعت کرتا ہوں۔

هٰذِهٖ اَبْيَاتٌ فِیْ بَيَانِ مِعْرَاجِ النَّبِیِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

یا احمد المختار یا زین الورٰی	یا خاتم الرسل ما اعلا کا
یا کاشف الذراء من مستنجد	یا منجی فی الحشر من والا کا

منجھلے بیٹے تھے۔ ۱۷۴۵ء میں بمقام دہلی پیدا ہوئے۔ پوری زندگی اپنے والد کے مدرسہ رحیمیہ میں درس و تدریس اور ترویج و احیائے حدیث و سنت میں بسر کی۔ آخر عمر میں درس و تدریس کا مشغلہ چھوڑ کر گوشہ نشینی اختیار کر لی تھی۔

سر سید نے آپ کے فضل و کمال کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے اس میں ذرا بھی مبالغہ نہیں۔ تمام تذکرہ نگاروں نے آپ کے ان کمالات کا اعتراف کیا ہے۔

هل كان غيرك فى الانام من استوى ۔۔۔ فوق البراق وجاوز الافلاكا
واستمسك الروح الامين ركابه ۔۔۔ فى سيره واستخدم الافلاكا
عرضت لك الدنيا وذاعوا املة ۔۔۔ نسيت ببعثك طامعين رؤاكا
فرودتهم فى خيبته عن قصدهم ۔۔۔ الله صانك عنهم ووقاكا
واخترت من لبن وخمر فطرة ۔۔۔ الاسلام بالهدى اليه هداكا
قعدت لك الرسل العظام ترقبا ۔۔۔ فعلوت مغبوطا لهم مسراكا
وامتهم فى القدس بعد تجاوز ۔۔۔ منهم بامر الله اذ ولّاكا
وبكى الكليم لما رأك علوته ۔۔۔ ومنافسوك يحق فيهم ذاكا
وتزينت حور الجنان بشاشة ۔۔۔ بك سيدى شوقا الى لقياكا
وتبشبش العرش المعظم لاثما ۔۔۔ رجليك نال الفضل اذ اواكا
خلّفت روح القدس عند السدرة ۔۔۔ القصوى يخاف من الجلال هلاكا
ادناك ربك فى منازل قربته ۔۔۔ جلّى لك الاكوان ثم هباكا
واتمّ نعمته عليك فلم تسل ۔۔۔ ان تؤثر الانفاق والاملاكا
القى اليك كنوز اسرار سمت ۔۔۔ عن حيطته الافهام اذ ناجاكا
وسألت فينا العفو منه شفاعة ۔۔۔ فاجاب ربك قد وهبت مناكا
حتى اذا تم الدنوّ تسترت ۔۔۔ منك الهوية فى سنا مولاكا
فرأيته جهرا بعينى نوره ۔۔۔ ما كان الّا الله فى مجلاكا

آپ کی تصانیف میں قیامت نامہ، مقدمۃ العلم، رسالۂ عروض، تکمیل الاذہان، دفع الباطل، اسرار المحبۃ، حملۃ العرش یادگار ہیں۔ قرآن حکیم کا اردو ترجمہ آپ کی بہت بڑی ادبی اور دینی خدمت ہے۔ مولوی محمد موسیٰ، مولوی محمد عیسیٰ، مولوی مخصوص اللہ اور مولوی محمد حسن خاں آپ کے نامور فرزند تھے۔ مولوی مخصوص اللہ سرسید احمد خاں کے استاد بھی تھے۔